بلوچستان کی پاکستانی زبانوں (براہوئی، بلوچی اور پشتو) میں قرآن مجید کے ترجمے اور تفسیریں

محمد انعام الحق کوثر

(رسالہ'' قافلہ ادب اسلامی'' لاہور، شمارہ جولائی۔دسمبر ۲۰۰۲ء میں ''بلوچستان کی پاکستانی زبانوں (براہوئی، بلوچی اور پشتو) کے اسلامی ادب پر ایک نظر'' کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے۔قرآن مجید کے تراجم اور تفاسیر سے متعلق یہ مضمون اسی سے ماخوذ ہے۔ادارہ)

(۱) ترجمہ: قرآن مجید بزبان بلوچی

مترجم: مولانا میاں حضور بخش جتوئی۔اپنے دور کے جید عالم اور بہت بڑے شاعر، چالیس کے قریب تصانیف، اکثر بلوچی میں منظوم تراجم، بعض دینی کتب کا بلوچی میں منظوم ترجمہ کیا، شاعری خالص دینی و مذہبی (نغمہ کوہسار، عبدالرحمٰن غور، کوئٹہ، ۱۹۶۸ء، ص ۱۷۷۔۱۷۸۔ کتب کی فہرست مولانا عبدالباقی درخانی مرحوم نے ۱۹۸۳ء میں ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی کو مہیا کی تھی۔بلوچستان میں دینی ادب، خطی (ص ۲۲۶ تا ۲۲۸)۔

قرآن مجید کا یہ پہلا بلوچی ترجمہ ہے جو جمادی الاولیٰ ۱۳۲۶ھ/۱۹۰۸ء میں مکمل ہوا اور ۱۳۲۹ھ/۱۹۱۱ء میں ہندوستان اسٹیم پریس میں چھپ کر ڈھاڈر، بلوچستان سے شائع ہوا۔ صفحات ۱۲۲۴۔ ترجمہ کے وقت مترجم کے پیش نظر شاہ ولی اللہؒ (م ۱۱۸۶ھ/۱۷۶۲ء)، شاہ رفیع الدینؒ (م ۱۲۳۳ھ/۱۸۱۸ء) کے تراجم قرآن پاک تھے۔ان کے مطالعہ کے بعد آپ نے مغربی بلوچی میں یہ ترجمہ کیا۔ماہرین کی رائے میں مولانا جتوئی نے اپنا جداگانہ انداز اپنایا۔اور اس کا مکمل طور پر پتہ نہیں چلتا کہ متذکرہ بالا تراجم سے استفادہ کیا گیا ہے۔

برصغیر میں مطالعہ قرآن، بلوچستان میں قرآن کے تراجم وتفاسیر، پروفیسر ڈاکٹر انعام الحق کوثر، فکرونظر (خصوصی اشاعت) اسلام آباد، جلد ۳۶، شمارہ ۳، ۴، رمضان، ذی الحجہ ۱۴۱۹ھ/محرم، صفر ۱۴۲۰ھ جنوری، مارچ، اپریل، جون ۱۹۹۹ء ص۔ ص ۳۵۴، ۳۵۷، ۳۶۲، ۳۶۹۔

(۲) سورہ یٰسین بزبان بلوچی

مترجم: حضور بخش جتوئی، سن طباعت واشاعت اور پریس کا نام تحریر نہیں کیا گیا۔ عربی متن کے ساتھ بلوچی ترجمہ بین السطور میں دیا ہے۔ زبان نہایت سلیس ہے۔ اس کا ہدیہ ایک روپیہ ہے۔

(۳) تبارک الذی بزبان بلوچی

مترجم: مولانا حضور بخش جتوئی، اس کا ذکر فہرست کتب مکتبہ درخانی، ڈھاڈر ۱۹۴۸ء میں ہے۔ اور ہدیہ پانچ روپیہ درج ہے۔ عربی متن کے ساتھ بلوچی ترجمہ بین السطور میں چھپا ہے۔

(۴) قرآن مجید بزبان براہوئی

مترجم: علامہ محمد عمر دین پوری (۸۲۔۱۸۸۱ء۔۱۳۶۸ھ/۱۹۴۸ء)، براہوئی زبان بلکہ بلوچستان کے کثیر التصانیف مصنف۔ نور محمد پروانہ، اڈیٹر ایلم، مستونگ کے مطابق ۴۸ اور ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی کے بموجب ۴۹ کتابوں کے مصنف۔ تحریک خلافت کے دوران ہجرت بھی کی۔ شیخ بلوچستان علامہ محمد فاضل درخانی (۱۲۴۶ھ/۱۸۳۰ء۔۱۳۱۴ھ/۱۸۹۶ء) کے ایک مایہ ناز شاگرد اور چچازاد بھائی مولانا عبدالحیٔ تھے۔ ان کے عظیم ترین شاگرد مولانا محمد عمر دین پوری تھے۔ وہ بیک وقت مصنف، مبلغ، مترجم، مفسر، مولف، فنکار اور سیاسی کارکن بھی تھے۔ (نبی کریم ﷺ کا ذکر مبارک بلوچستان میں، ڈاکٹر انعام الحق کوثر، لاہور، ۱۹۸۳ء ص ۵۴ تا ۸۷)

یہ قرآن پاک کا براہوئی میں پہلا ترجمہ ہے۔ جو ۱۳۳۴ھ/۱۶۔۱۹۱۵ء میں ہندوستان اسٹیم پریس، لاہور میں طبع ہوا۔ صفحات ۱۴۴۰۔ اس کی طباعت کے اخراجات

وڈیرہ نور محمد بنگوئی نے برداشت کیے اور نسخے مفت تقسیم کیے گئے۔ یہ ترجمہ عرصہ سے نایاب تھا۔ ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۲ء، ہجرہ قومی کمیٹی، اسلام آباد نے براہوئی اکیڈیمی کوئٹہ کے تعاون سے اسے دوبارہ شائع کیا۔ بارہ صفحات (تمہید ۲، سورتوں کی فہرست، ۴ اور مزید معلومات ٦) کا اضافہ کیا گیا۔ قرآن مجید کے مختلف تراجم مترجم کے زیر مطالعہ رہے۔ جن کی تفصیل اب اضافات میں دے دی گئی ہے۔ علامہ محمد عمر دین پوری نے کسی ایک مترجم یا مفسر کا اتباع نہیں کیا۔ براہوئی زبان کے ماہرین کی ناقدانہ نظر میں انہوں نے سب کے مطالعہ کے بعد براہوئی میں بامحاورہ ترجمہ کیا ہے۔ ترجمہ کا انداز بہت ہی دلچسپ ہے۔ سلاست اور روانی کا بھرپور مظاہر کیا گیا ہے۔

(۵) پارہ عم بزبان براہوئی

مترجم: علامہ محمد عمر دین پوری۔ اس کا ذکر فہرست کتب مکتبہ درخانی، ڈھاڈر (بلوچستان) ۱۹۸۴ء میں موجود اور ہدیہ پانچ روپیہ درج ہے۔ پارہ عم کا یہ جدا براہوئی ترجمہ دستیاب نہیں ہوسکا۔

سورۃ ملک بزبان براہوئی۔ مترجم علامہ محمد عمر دین پوری۔ اس کا ذکر فہرست کتب مکتبہ درخانی، ڈھاڈر (بلوچستان) ۱۹۸۴ء میں موجود اور ہدیہ پانچ روپیہ تحریر ہے۔ سورہ ملک کا یہ الگ براہوئی ترجمہ دستیاب نہیں۔

(٦) سورہ فاتحہ (منظوم بزبان براہوئی)

مترجم: مولانا محمد افضل نوشکوی (ایک جید عالم، بلوچستان کے ضلع چاغی کے شہر نوشکی میں مقیم، وہیں ایک دینی مدرسہ افضل المدارس قائم کیا جو اب تک قائم ہے۔) سورہ فاتحہ کا یہ منظوم براہوئی ترجمہ مختلف رسائل و جرائد میں چھپا ہے۔ ناقدین فن کی نظر میں یہ ترجمہ اپنے اندر علمی و ادبی محاسن رکھتا ہے۔ مولانا محمد افضل کی فارسی میں تین کتابیں بھی شائع ہوئی ہیں۔

(۷) ترجمہ قرآن مجید بزبان پشتو

مترجم: غلام کبریا خان ترکانی، آپ کی جائے پیدائش امرتسر، تعلیم اسلامیہ

ہائی سکول کوئٹہ میں پائی، کوئٹہ میں ہی اقامت گزین ہوئے۔۱۹۷۴ء میں ایک کتابچہ قرآنی سزاؤں پرمبنی "کتاب الحدود" کے نام سے چھپوایا، اور کوئٹہ میں ایک حلقہ طالبان علم قرآن قائم کیا ہے۔ جس کا مقصد نوجوانوں کی کسی ازم کی جانب مائل ہونے سے روکنا تھا۔

مترجم کے مطابق افغانستان میں شائع شدہ پشتو ترجمہ میں (جو حضرت محمود حسنؒ کے ترجمہ وتفسیر کا پشتو ترجمہ ہے) زبان وبیان کی غلطیاں تھیں اس لیے ان کی تصحیح کی گئی۔ وہاں کی پشتو اور بلوچستان کی پشتوں میں فرق ہے۔ مترجم نے اس کو بلوچستان میں بولی جانے والی پشتو میں منتقل کیا ہے۔ اس سلسلے میں مترجم کی معاونت دیوبند کے ایک فارغ التحصیل نے کی۔ مگر ساتھ ہی نام کو اخفاء رکھنے کو کہا۔ اس لئے کبریا صاحب ان کا نام ظاہر نہیں کرتے۔

یہ ترجمہ اب تک زیور طباعت سے آراستہ نہیں ہوا۔ (بلوچستان میں دینی ادب، ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی، خطی، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء ص ۱۳۲)

(۸) تفسیر القرآن (بلوچی)۔۔(پہلا پارہ الم)

مفسر: قاضی عبدالصمد سربازی (۱۹۰۲ء۔۱۳/ستمبر ۱۹۷۵ء) سب سے پہلے آیت کا ترجمہ دیا گیا ہے۔ اس کے بعد اس کی تفسیر بیان کی گئی ہے۔ قاضی عبدالصمد سربازی کو سابقہ ریاست قلات کے محکمہ قضا کی ذمہ داریاں سونپی گئیں۔ اس لیے وہ زیادہ ہی مصروف ہوگئے۔ چنانچہ اس پہلے پارہ کے ترجمہ وتفسیر کو مولوی خیر محمد ندوی بلوچ نے مرتب کیا اور محرم الحرام ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۲ء میں پاک نیوز ایجنسی، تربت، مکران نے اسحاقیہ پرنٹنگ پریس جونا مارکیٹ کراچی میں چھپوا کر شائع کیا۔ یہ تفسیر ۷۸ صفحات پرمبنی ہے۔ ذکری فرقہ کے متعلق آپ کی دو کتابیں (ارمغان ذکریان۔ کراچی، ۱۳۵۷ھ/ ۱۹۳۸ء۔ تبر اسلام بر کہور ذکریاں۔ کراچی ۱۳۵۷ھ/۱۹۳۸ء) شائع ہوئیں۔ آپ کی ایک اور کتاب فتح مبین ۱۹۷۵ء میں چھپی (کچکول، بلوچی) الحاج مولوی خیر محمد بلوچ ندوی کراچی ۱۹۷۸ء ص ۷۱)۔ دیوان سربازی (ترتیب وتدوین:

عبدالستار عارف قاضی) ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۴ء میں کراچی سے چھپا۔

(۹) قرآن مجید (بلوچی ترجمہ وتفسیر)

مترجم ومفسر: قاضی عبدالصمد سربازی ومولانا خیر محمد ندوی بلوچ۔ قرآن مجید کے اس بلوچی ترجمہ کے لیے خان قلات میر احمد یار خاں مرحوم نے ۱۳۵۵ھ/اگست ۱۹۳۲ء میں فرمائش کی تھی۔ قاضی القضاۃ حضرت مولانا قاضی عبدالصمد سربازی پانچ سال میں صرف انیس پاروں کا ترجمہ اور پہلے پارہ کی تفسیر تحریر کرسکے۔ عدلیہ کی ذمہ داریوں کی وجہ سے وہ اس اہم کام کو مکمل نہ کرسکے۔ بعد کے گیارہ پاروں کا ترجمہ مولانا خیر محمد ندوی بلوچ (بلوچی کے مشہور ومعروف ادیب، مدیر ماہنامہ سوغات بلوچی، کراچی، (جاری کردہ اگست ۱۹۷۸ء)

یہ درحقیقت شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد قاسمی عثمانی (م ۱۳۶۹ھ/۱۹۴۹ء) کی تفسیر کا بلوچی ترجمہ ہے۔ ابتداء کے چند صفحات پیش لفظ اور مترجمین کے احوال زندگی اور دیگر معلومات کے لئے وقف کیے گئے ہیں۔ مولانا احتشام الحق آسیا آبادی نے اسے بڑے اہتمام سے اعلیٰ کاغذ پر آفسٹ کی طباعت اور ریگزین کی خوبصورت جلد کے ساتھ الجمعیۃ المرکزیہ للدعوۃ الاسلامیۃ، پنجگور اور جمعیۃ انصار السنۃ المحمدیہ، تربت، مکران کی جانب سے پیش کیا ہے۔ اسے اسحاقیہ پرنٹنگ پریس کراچی نے طبع کیا۔

اس بلوچی ترجمہ وتفسیر کے بارے میں روزنامہ جنگ کراچی (جمعہ ایڈیشن ۱۴/فروری ۱۹۸۶ء) نے لکھا تھا۔

''بلوچی بولنے والے ایسے لوگ جو دوسری زبانوں سے ناآشنا ہیں۔ ان کے لئے یہ ترجمہ وتفسیر نعمت سے کم نہیں ہے۔ وہ اس کے مطالعہ سے قرآنی احکامات وتعلیمات سے آگاہ ہوتے ہوئے خدا کے آخری پیغام کو سمجھ سکتے ہیں اور اس پر عمل کرکے اپنی دنیا اور آخرت سنوار سکتے ہیں''

(۱۰) قرآن مجید ترجمہ وتفسیر (قلمی بلوچی)

مترجم ومفسر: مرزا فیض اللہ خان یوسف زئی (۱۹۰۶ء۔ ۱۱/اکتوبر ۱۹۸۱ء) وطن

مالوف والبندین، ضلع چاغی (بلوچستان) اپنی زندگی میں صرف تین پاروں کا مکمل ترجمہ وتفسیر لکھ سکے۔ جن کا مسودہ طاہر محمد خان ایڈوکیٹ (سابق وزیر اطلاعات، حکومت پاکستان) کوئٹہ کے پاس موجود ہے۔ ان تین پاروں میں سب سے پہلے آیت کا بلوچی ترجمہ ہے اور حاشیہ میں مختصر تفسیر بلوچی ہے۔ آپ کے زیر مطالعہ کون کون سی تفاسیر رہیں اس کا ذکر موجود نہیں۔ ماہرین فن نے آپ کے اندازِ ترجمہ وتفسیر کو سراہا ہے۔

(۱۱) قرآن مجید (ترجمہ وتفسیر بلوچی۔ قلمی مکمل)

مترجم ومفسر: الحاج عبدالقیوم بلوچ ایم۔اے (انگریزی) ایل۔ایل۔بی ۸؍اگست ۱۹۲۵ء کو پنجگور، مکران ڈویژن بلوچستان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے آباواجداد حضرت عمرؓ کے زمانہ میں حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کی فتح کے وقت مکران آئے تھے۔

قرآن مجید کا بلوچی زبان میں ترجمہ وتفسیر مکمل کر چکے ہیں۔ اشاعت کا بندوبست کر رہے ہیں۔ آپ نے ۱۹؍اپریل ۱۹۹۷ء کو مجھے لکھا ہے۔ "اب مسودہ عزت اکیڈیمی، پنجگور کے پاس ہے۔ وہ سیپارہ سیپارہ مولوی مولا بخش صاحب کی معائنہ اور ایڈیٹنگ کے لیے دے رہے ہیں۔ محترم سید فصیح اقبال سابق سینیٹر نے اپنے فنڈ سے اس کی اشاعت کی خاطر ایک لاکھ روپیہ اکیڈیمی مذکور کو دے رکھا ہے۔" آپ کی دوسری کتابیں جیسے بلوچی بومیا (بلوچی کا گائیڈ، کوئٹہ، ۱۹۶۴ء ضخامت، میگزین سائز ۱۴۴ صفحات، رسولؐ سے پھکیں زند (رسولؐ کی پاک زندگی۔ کوئٹہ ۱۹۸۰ء ۵۶ صفحات)

(نبی کریم ﷺ کا ذکر مبارک بلوچی زبان میں، ڈاکٹر انعام الحق کوثر، کوئٹہ ۱۹۸۳ء ص ۳۸۰، ۲۸۱، حاجی عبدالقیوم بلوچ، صلاح الدین مینگل، مشرق، کوئٹہ، ۲۶ جولائی ۱۹۸۰ء)

(بلوچستان میں اردو، ڈاکٹر انعام الحق کوثر، لاہور ۱۹۶۸ء، راولپنڈی ۱۹۸۶ء، ۱۹۹۴ء ص ۵۸۳ حاجی عبدالقیوم بلوچ کا خط میرے نام مورخہ ۱۹۔اپریل ۱۹۹۷ء)

(۱۲) تفسیر اختریہ (براہوئی)

مفسر: مولانا محمد اختر، آپ کا تعلق مینگل قبیلہ سے ہے۔ آپ نوشکی (بلوچستان)

کے باشندے ہیں۔ تفسیر اختر یہ شروع میں جدا جدا پاروں میں چھپی اور ہر پارہ مختلف مطابع میں شائع ہوا۔ جیسے پارہ اوّل دین محمد پریس لاہور، پارہ دوم قاسمی پریس، لاہور، پارہ سوم زمانہ پریس، کوئٹہ، پارہ چہارم جنگ پریس، کوئٹہ میں طبع ہوا۔ کئی پاروں پر پریس کا نام درج نہیں۔ تمام پاروں کو مفسر نے خود ہی شائع کیا۔ ۱۹۸۶ء میں ان تمام پاروں کو کتب خانہ مظہر، کراچی نے چھ جلدوں میں چھاپا اور ہدیہ چار روپیہ رکھا۔

آغاز میں جب اس تفسیر کے چند ایک پارے چھپ کر منظر عام پر آئے تو وہ اتنے مقبول ہوئے کہ پاکستان کے علاوہ سعودی عرب، مسقط، قطر، ابوظہبی، العین، ایران، افغانستان وغیرہ میں رہائش پذیر براہویوں نے اچھی خاصی تعداد میں کاپیاں منگوائیں۔

پہلا پارہ ۱۳۹۸ھ (۱۹۷۸ء) میں چھپا۔ اور چار پانچ سال میں دوسرے سب پارے طبع ہوئے۔ تفسیر تحریر کرتے وقت آپ کے زیر مطالعہ مندرجہ ذیل تفاسیر رہیں۔

۱۔ تفسیر ابن کثیر — اسماعیل ابن کثیر القرشی الدمشقی
۲۔ المظہری — مولانا ثناء اللہ پانی پتی
۳۔ الخازن — محی السنۃ علاؤالدین علی ابن محمد البغدادی
۴۔ معالم التنزیل — ابی محمد الحسنی الفراء البغوی
۵۔ النسفی — ابوالبرکات عبداللہ ابن احمد ابن محمود النسفی
۶۔ جلالین — جلال الدین سیوطی (جلال الدین محلی)
۷۔ الاتقان — ایضاً
۸۔ بیان القرآن — مولانا اشرف علی تھانوی
۹۔ تفسیر عزیزی — مولانا شاہ عبدالعزیز
۱۰۔ جواہر القرآن — مولانا غلام اللہ خان
۱۱۔ تفسیر عثمانی — مولانا شبیر احمد عثمانی
۱۲۔ ترجمہ قرآن مجید — شاہ ولی اللہؒ
۱۳۔ موضح القرآن — شاہ عبدالقادرؒ

۱۴۔ قصص القرآن مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی

۱۵۔ تفسیر ابن عباس حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ

تفسیر کے ساتھ ساتھ حوالے بھی دیے گئے ہیں۔ جس سے اس کی افادیت میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ ماہرین فن کے خیال میں اس کی زبان واضح اور اسلوب نگارش دلپذیر ہے۔ ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء (بلوچستان میں دینی ادب (قلمی) ص، ۱۶۹، ۱۷۰)

(۱۴) تفسیر السلطان المعروف بہ تنویر الایمان (براہوئی)

مفسر: حافظ احمد خان محمد (۱۹۴۸ء۔ ۱۹۷۳ء) احمد آباد (اوستہ محمد، بلوچستان) میں پیدا ہوئے۔ سندھی اور اردو کی تعلیم کے بعد کوئٹہ سے بتیس میل دور مستونگ کی جامع مسجد کے پیش امام مولانا محمد صدیق سے فارسی اور عربی کی تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۶۴ء میں براہوئی میں لکھنا شروع کیا۔

زیر تبصرہ تفسیر پہلے تین پاروں کی تفسیر ہے۔ جن میں سے صرف پہلے پارے کی تفسیر جو ۱۵ ستمبر ۱۹۶۹ء میں مکمل ہوئی تھی۔ آپ (حافظ سلطان احمد) کی اچانک وفات کے بعد ان کے والد حافظ خاں محمد نے دسمبر ۱۹۷۳ء میں اسلامیہ پریس کوئٹہ سے چھپوا کر احمد آباد، تحصیل اوستہ محمد، بلوچستان سے شائع کی۔ جس کے کل صفحات ۲۳۰ ہیں۔ دوسرے اور تیسرے پارے کی تفاسیر ۲۶ اگست ۱۹۷۰ء کو مکمل ہوئیں جو غیر مطبوعہ ہیں۔ تفسیر میں پہلے اختصار سے بیان کرتے ہیں۔ پھر وضاحت کرتے ہیں۔ اور خاصا پھیلاؤ ہوتا ہے۔ ماہرین فن کے مطابق اچھے خاصے مطالعہ کے بعد تفسیر لکھی ہے۔ مفسر کی محنت کا بخوبی اندازہ لگ جاتا ہے۔ کتابت وطباعت معیاری ہے۔ حافظ سلطان احمد نے اس کم عمری میں کئی اور کتابیں بھی تحریر کیں جو زیادہ تر غیر مطبوعہ ہیں۔ (بلوچستان میں دینی ادب، خطی، ص ۱۷۲ تا ۱۷۵)

(۱۴) علم نابال (براہوئی)

مفسر: مولانا محمد عمر (تعلق قبیلۂ وہوار سے۔ رہائش تیری مستونگ، دیوبند

سے فارغ التحصیل)

یہ قرآن مجید کی سورہ علق کی تفسیر ہے۔ یہ دسمبر ۱۹۷۸ء میں اسلامیہ پریس کوئٹہ میں چھپی اور براہوئی اکیڈمی، کوئٹہ نے اسے شائع کیا۔ ایک سو چالیس صفحات پر مبنی ہے۔ شروع میں اقرا کے ناطے سے آپ نے علم کی وقعت اور فضیلت بیان کی ہے۔

ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی کے الفاظ میں "اس تفسیر میں آپ نے جو جملے استعمال کیے ہیں وہ براہوئی زبان وادب کی روانی وسلاست میں اپنی مثال آپ ہیں اور آپ کے علمی مضامین کا کاشہ پارہ ہیں۔ اور یہ تفسیر شاہ عبدالعزیز کی تفسیر عزیزی کی طرز پر ہے۔ اور حکایتوں کی وجہ سے مطالب پر روشنی پڑتی ہے۔" (بلوچستان میں دینی ادب، خطی ص ۱۷۹)

(۱۵) مفتاح القرآن فی براہی اللسان

مفسر: علامہ محمد عمر دین پوری۔ آپ نے قرآن مجید کے مندرجہ ذیل پاروں کی تفاسیر تحریر کیں۔

۱۔ تفسیر الم (پارہ۱)	مطبع رفاہ عام، لاہور، ۱۳۴۵ھ/۱۹۲۶ء۔ ۱۲۰ صفحات	
۲۔ تفسیر سیقول (پارہ۲)	ایضاً	ایضاً
۳۔ تفسیر تلک الرسل (پارہ۳)	ایضاً	۱۳۴۷ھ/۱۹۲۸ء ایضاً
۴۔ تفسیر لن تنالوا البر (پارہ۴)	ایضاً	ایضاً
۵۔ تفسیر والمحصنات (پارہ۵)	ایضاً	ایضاً
۶۔ تفسیر وقال الذین (پارہ۱۹)	ایضاً	۱۸۴
۷۔ تفسیر قال فما خطبکم (پارہ۲۷)	ایضاً	۱۲۰
۸۔ تفسیر تبارک الذی (پارہ۲۹)	ایضاً	۱۸۴
۹۔ تفسیر عم (پارہ۳۰)	ایضاً	۱۲۰

ان سب تفاسیر کی کتابت مفسر نے خود کی ہے۔ سب سے پہلے آیت اور اس کا ترجمہ پھر شان نزول، اس کے بعد آیت کی تفسیر لکھی ہے۔ جس کے لیے مفسر نے لفظ خلاصہ

استعمال کیا ہے۔ یہ براہوئی زبان میں قرآن مجید کی پہلی تفسیر ہے۔ مگر افسوس زندگی نے دفا نہ کی اور آپ پورے قرآن پاک کی تفسیر تحریر نہ کر سکے۔

مفسر ایک جید عالم تھے۔ اس لیے ناقدین کی رائے میں تفسیر عالمانہ رنگ کی مظہر ہے۔

(بلوچستان میں دینی ادب، (قلمی) ص ۱۸۱)

(۱۶) تفسیر تبیان القرآن افغانی

مفسر: مولانا عبدالشکور طوروی (۱۹ مئی ۱۹۱۹ء۔ جون ۱۹۸۰ء) طورو ضلع مردان (صوبہ سرحد) میں مولانا حکیم غلام رسول کے ہاں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد آپ نے مظاہر العلوم، سہارنپور سے ۱۳۵۴ھ/۱۹۳۵ء میں حدیث کی سند حاصل کی۔ پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل (۱۹۳۷ء)، منشی فاضل (۱۹۳۸ء)، پشتو فاضل (۱۹۴۲ء) اور میٹرک (۱۹۴۳ء) کے امتحانات پاس کیے۔ ۱۳۔ اپریل ۱۹۳۹ء کو اسلامیہ ہائی سکول، کوئٹہ میں عربی اور اسلامیات کے مدرس تعینات ہوئے۔ ۱۹۴۵ء میں آپ مرکزی جامع مسجد، کوئٹہ کے خطیب مقرر ہوئے اور اپنی وفات تک یہیں رہے۔

مذکورہ تفسیر کا اشتہار آپ کی کتابیں ''دین کی باتیں حصہ اول تا چہارم مطبوعہ کوئٹہ ۱۹۵۱ء میں یوں چھپا ہوا ہے۔

''قرآن پاک کی مکمل تفسیر بزبان افغانی کی گئی ہے۔ ہر آیت کا نمبر دے کر اس کے بالمقابل اس کا بامحاورہ ترجمہ کر دیا گیا ہے۔ اس کے بعد سلیس پشتو میں ہر آیت کی تشریح کی گئی ہے''

ماہنامہ ''الرشید'' کے دیوبند نمبر (مطبوعہ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء) صفحہ ۴۴۰ پر لکھا ہے کہ قرآن مجید کی تفسیر کے چند پارے غیر مطبوعہ ہیں۔

(۱۷) کشف القرآن (مکمل، براہوئی)

مفسر: مولانا محمد یعقوب شروری، مہتمم جامعہ رشیدیہ و پبلک ہائی سکول، سرکی روڈ کوئٹہ۔

یہ تفسیر مختلف تفاسیر کا نچوڑ ہے۔ اسی لیے بلوچستان میں زیادہ تر دینی مدارس میں اس سے استفادہ کیا جا رہا ہے یہ آٹھ جلدوں میں ۱۹۹۲ء سے ۱۹۹۶ء تک کوئٹہ سے

شائع ہوئی ہے۔ صفحات آٹھ ہزار کے لگ بھگ ہیں۔ اور قیمت صرف بارہ سو روپے ہے۔ آخری جلد میں تذکرۃ المفسرین بھی موجود ہے۔ جس سے اس کی افادیت میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ ساری تفسیر کئی سالوں کی محنت شاقہ کا حاصل ہے۔ اور اسے بلاشبہ قرآن پاک کا معجزہ قرار دیا جاسکتا ہے۔

☆/☆

ششماہی علوم القرآن کا موضوعاتی اشاریہ

مرتبہ:۔ ڈاکٹر ظفر الاسلام اصلاحی

علوم القرآن کی ۱۸ جلدوں (۱۹۸۵۔۲۰۰۳ء) کا اشاریہ یکجا کتابی صورت میں زیر طبع ہے۔ مجلہ کے مضامین ودیگر مشتملات کو موضوع کے اعتبار سے مختلف حصوں میں تقسیم کرکے جدید طرز پر ان کا اشاریہ مرتب کیا گیا ہے۔ اس میں مضمون/مضمون نگار/جلد وشمارہ/ماہ وسن اور صفحات کالمس کے تحت ضروری معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ اس اشاریہ کے اہم حصے یہ ہیں۔

- ☆ اداریے
- ☆ تعارف قرآن، تاریخ نزول اور جمع وتدوین
- ☆ قرآن کریم اور انبیاء کرام
- ☆ قرآنی افکار وتعلیمات
- ☆ قرآنی معاشیات
- ☆ تراجم قرآن
- ☆ فن تفسیر
- ☆ تفاسیر ومفسرین
- ☆ قرآنی علوم
- ☆ نظم قرآن
- ☆ قرآنی اصطلاحات کی تحقیق وتشریح
- ☆ قرآنی مخطوطات ومطبوعات۔ فہارس واشاریے
- ☆ قرآنی کتب کا تعارف وتبصرہ
- ☆ قرآنیات سے متعلق اہم ودلچسپ خبریں

صفحات: ۵۶ قیمت: ۲۰/روپے

ادارہ علوم القرآن، سرسید نگر، علی گڑھ ۲۰۲۰۰۲